فکرِ مولانا عبیداللہ سندھی ایک معروضی جائزہ

نبی احمد لودھی

[حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں ہمارے محترم حضرت کفیل بخاری صاحب اور عابد مسعود صاحب کی رائے ہے کہ پروفیسر سرور کی محرف تحریروں کے باعث مولانا سندھی کے افکار کا غلط خاکہ تیار ہوا ہے۔ساحل کا بھی یہی مؤقف تھا لیکن جب اس سلسلے میں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری سے رابطہ کیا گیا تو انھوں نے واضح طور پر دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ پروفیسر سرور نے مولانا سندھی کے حوالے سے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ مولانا سندھیؒ کے افکار کی درست ترجمانی ہے۔اس میں کوئی تحریف، اضافہ، سرور صاحب سے منسوب کرنا درست نہیں۔مولانا سندھی کے یہی افکار تھے۔حضرت سندھیؒ کے اخلاص،قربانی میں ہمیں کوئی کلام نہیں بہرحال اگر کفیل بخاری صاحب اس ضمن میں ہماری علمی رہنمائی فرمائیں تو ساحل کو رجوع میں ایک لمحے کا تامل نہ ہوگا۔اس ضمن میں نبی احمد لودھی صاحب بھی معروضی کام کرنا چاہتے ہیں۔علمی رفقاء ان سے رابطہ کریں،ساحل]

اہل سنت والجماعت کے دیوبندی مدرسۂ فکر کے تین مستند،معتبر،سرکردہ نمائندہ علماء نے مولانا سندھی کی شخصیت وافکار کے بارے میں درج ذیل رائے قائم کی ہے:

مولانا سید سلیمان ندویؒ:

''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار وخیالات کی بوالعجبی کا پتہ اہل دیوبند کو تو ۱۹۱۲ء میں چل گیا تھا، جب وہ موتمر الانصار کی دعوت لے کر اٹھے تھے اور آخر وہ[دارالعلوم دیوبند سے اپنے اخراج کے بعد] دلی میں مسجد فتح پوری کے اندر نظارۃ المعارف القرآنیہ بنا کر بیٹھے۔[تاکہ]پورے قرآن کو جہاد وسیاست ثابت کیا جائے۔آج کل کی تمام نئی تحریکوں میں یہ بات نمایاں ہے کہ ان کے بانی ومبلغ یہ سمجھتے ہیں کہ دین کی اصل غائت اہل دین کا دنیاوی فروغ اور ظاہری شان وشکوہ اور ملکیتِ ارض ہے۔یہی وہ ابلہ فریبی ہے جس میں کبھی باطنیہ،اسماعیلیہ اور قرامطہ مبتلا رہے ہیں''۔[ماہنامہ معارف اعظم گڑھ:فروری ۱۹۴۳ء]

مولانا احمد علی لاہوریؒ:

''مولانا سندھی کے ذہن پر اشاعت کتاب وسنت کے بجائے سیاست وحکومت وسلطنت کا غلبہ تھا جب کہ مولانا لاہوری ان کے مذکورہ افکار سے متفق نہ ہوسکے لہٰذا مولانا سندھی آخری دم تک ان سے ناراض رہے۔اور متعدد ایسے

تفردات وخیالات دونوں بزرگوں کے مابین تعلقات کے انقطاع کا باعث ہوئے''۔[بحوالہ مکتوب مولانا لاہوری بنام مولانا ندوی: مطبوعہ معارف جنوری ۱۹۶۵ء ومکتوب مولانا سندھی بنام مولانا لاہوری مشمولہ: مکاتیب مولانا عبیداللہ سندھی مرتبہٗ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری]

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ:

''مصائبِ عظیمہ متناہیہ...... مولانا[عبیداللہ سندھی] کے قلب و دماغ کو متاثر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا دماغی توازن کھو بیٹھے چنانچہ یہ دماغی انقلاب نہ صرف مولانا کی سیاسیات ہی تک محدود رہا بلکہ علمی اور مذہبی تقاریر اور تحریرات تک بھی متجاوز ہوا۔ بنابریں تمام اہل فہم اور اربابِ قلم وعلم سے پرزور درخواست ہے کہ مولانا مرحوم کی کسی تحریر کو دیکھ کر اس وقت تک حتمی رائے قائم نہ فرمائیں جب تک اس کو اصول اور مسلماتِ اسلامیہ، ضروریاتِ دین اور عقائد واعمال اہل سنت والجماعت کے زرین قواعد وتالیفات پر پرکھ نہ لیں۔ علیٰ ھذا القیاس۔ مولانا کے کسی کلام کو حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مولانا محمد قاسمؒ، شیخ الہندؒ اور دیگر اسلافِ دیوبند کا مسلک ہی نہ سمجھیں جب تک کہ وہ اس کسوٹی پر اس کو کس نہ لیں''۔[مطبوعہ مدینہ بجنور: مارچ ۱۹۴۵ء]

مولانا عبیداللہ سندھی کی اپنی تالیفات [۱] شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک [۲] شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ [۳] رسالہ محمودیہ [یعنی شاہ ولی اللہ اور ان کا نظریۂ انقلاب۔ مولانا سندھی کی املا کرائی ہوئی تفاسیر [۴] المقام المحمود وتفسیر المقام المحمود [مرتبہ مولانا عبداللہ لغاری] [۵] الہام الرحمٰن [مرتبہ علامہ موسیٰ جاراللہ [۶] قرآنی شعورِ انقلاب [مرتبہ شیخ بشیر احمد وغازی خدابخش]۔ پروفیسر محمد سرور کی تالیفات [۷] مولانا عبیداللہ سندھی [حالاتِ زندگی، تعلیمات اور سیاسی افکار [۸] افادات وملفوظات مولانا عبیداللہ سندھی [۹] خطبات ومقالات مولانا عبیداللہ سندھی منظر عام پر آئیں تو اہل علم اور دینی حلقوں میں شدید تشویش کی لہر دوڑ گئی، چنانچہ مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا مسعود عالم ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی جیسے اصحاب قلم وقرطاس مولانا سندھی کے افکار ونظریات کی تردید واستدراک پر مجبور ہوگئے۔ بہت سے دوسرے صاحبانِ علم نے بھی ان پر اپنے زاویۂ نگاہ سے گرفت کی جن میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالحئ لکھنوی، مولانا محمد یوسف بنوری، جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی، ڈاکٹر مفتی عبدالواحد، مولانا رفیق احمد بالاکوٹی، مولانا مفتی محمد رضوان اور مولانا ابن الحسن عباسی قابلِ ذکر ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا انور شاہ کاشمیریؒ کے اسمائے گرامی بھی ناقدین میں شامل کیے جاتے رہے۔

جواب میں مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، حافظ عبدالحق بشیر نقشبندی، ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری جیسے اصحاب مولانا سندھی کے افکار ونظریات کے دفاع کے لیے میدان میں اترے۔ ادھر مولانا کے اشتراکی نظریات کے دفاع کا کام جناب الطاف جاوید ودیگر اصحابِ قلم نے سنبھالے رکھا۔ اندریں حالات، مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار ونظریات کو مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے اوپر دیئے گئے مشورہ کو سامنے رکھتے ہوئے، اصول اور مسلماتِ اسلامیہ، ضروریات دین اور عقائد واعمال اہل سنت والجماعت کے زرین قواعد وتالیفات پر پرکھنے کے لیے ہم فکر حضرت مولانا سندھیؒ کا ایک معروضی جائزہ کے نام سے کتاب تحریر کر رہے ہیں لہٰذا ہم اہل فکر ونظر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تحقیقی وعلمی کاوش کو زیادہ سے زیادہ مفید مطلب بنانے میں تعاون فرمائیں۔[مؤلف کا فون نمبر ۵۵۸۱۳۳۱-۰۵۱، مولف سے تحریری رابطے کے لیے: فانوس پبلی کیشنز، اے-۹۶۰/۶، عابد مجید روڈ راولپنڈی کینٹ، فون: ۵۵۱۰۱۸۵-۰۵۱]

ساحل مارچ ۲۰۰۷ء